© rasailojaraid.com



اور فردوسِ گوش نغمہ اور طبلِ جنگ دونوں کا کام دے سکتا ہے۔ مجاز کی اصل فطرت میں محبت کی نیازمندی، عشق کا سوز و گداز اور الفت کی خود سپردگی پائی جاتی ہے لیکن جب ان کی نیازمندی کو غرورِ حسن سے سابقہ پڑتا ہے تو یک بیک یہ نیازمندی ناز کی سرکشی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اب مجاز کی زبان سے میٹھے اور رسیلے نغموں کے بجائے غیظ و غضب اور انتقام کی چنگاریاں برسنے لگتی ہیں۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب کہ وہ ایک انقلابی شاعر کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں بہرحال زیرِ تبصرہ کتاب جو مجاز کے کلام کا مجموعہ ہے اسی طرح کے نشیب و فراز اور اتار چڑھاؤ سے پر ہے اور اس لائق ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے اور اس سے لطف اٹھایا جائے۔ (س)

## شانِ محفل

تقطیع $\frac{20\times30}{16}$ صفحات ۱۲۸، کتابت طباعت متوسط قیمت مندرجہ دو روپے

"شانِ محفل" منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی غزلیات کا مجموعہ ہے جس کو ان کے لائق صاحبزادے جناب کوپراج رگھنندن سنگھ ساحر نے شائع کیا ہے، پیش لفظ اردو کے مشہور و معروف محسن پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی نے تحریر فرمایا ہے اور در اصل یہ چند سطور ہی اس "گلدستۂ غزلیات" کی عمدگی کی ضمانت کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔

کیفی صاحب نے ہاجر کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے

"ہاجر اگرچہ بہت پرانے آدمی نہیں ان کے انتقال کو قریباً تیس برس ہوئے ہوں گے مگر اس عرصے میں جو انقلاب دہلی اور ہندوستان کی معاشرت میں ہوئے اور جنہوں نے ادب اور شاعری کی کایا ہی پلٹ دی، انھیں سب جانتے ہیں ادب کی قدریں آج وہ نہیں جو بیس برس پہلے تھیں شاعری کا رنگ اب وہ نہیں ہے جہاں اسے داغ اور امیر نے چھوڑا تھا اس لئے "شانِ محفل" کو آج کل کی کسوٹی پر کسنا نقادوں کی بدمذاقی کا ثبوت ہوگا دیکھنا تو یہ ہے کہ جس کلچر کی جناب ہاجر پیداوار تھے اس کے معیار کو سامنے رکھ کر ان کے کلام کا درجہ کیا ہے، چنانچہ ایسا کیا جائے تو "شانِ محفل" کو بہت اونچی جگہ دینی ہوگی۔"

ہاجر کے کلام میں سلاست و شگفتگی، بندشوں کی چستی اور اسلوبِ بیان کی فصاحت، مختلف خوبیوں کے نمونے ملتے ہیں اور انھوں نے حسن و عشق، وصل و ہجر، شاہد و شراب، گل و بلبل اور طاؤس و



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



رباب کی پرانی داستانوں کے جسم میں خونِ تازہ دوڑانے کی کوشش کی ہے،

عام اندازِ بیان ملاحظہ ہو

مجھ سے کیا پوچھتا ہے اے زاہد — دیکھ لے تو بھی مے کشی کر کے
کوئی مجھ سا نہ پارسا ہوگا — توبہ کرتا ہوں مے کشی کر کے

کچھ سبب معلوم ہو تب تو کہوں — پوچھتے ہیں لوگ کیوں مغموم ہے
بے وفاؤں سے وفا کرتے رہو — عاشقی کا کیا یہی مفہوم ہے

آہ کیسی ہے رات فرقت کی — جاگتا ہوں نصیب سوتا ہے

چھوڑ کر دل آپ جاتے ہیں کہاں — یہ مکاں آباد رہنا چاہئے

ایک ایسے دور میں جب کہ ہندو مسلمانوں کے ملے جلے کلچر کی سب سے روشن اور نکھری ہوئی نشانی کے حلقوم پر فرقہ پرستی کے کند خنجر چلائے جا رہے ہیں اس طرح کے مجموعوں کی اشاعت ہمارے خیال میں ملک کے مستقبل کے لئے فالِ نیک ہے۔ (ع)

# فلسفہ کیا ہے؟

یہ ملک کے مشہور فاضل اور جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے شعبۂ فلسفہ کے صدر ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب ایم۔اے۔ پی۔ایچ۔ڈی صدر شعبۂ فلسفہ جامعہ عثمانیہ و رفیق اعزازی ندوۃ المصنفین کے قیمتی مقالات کا مجموعہ ہے۔۔

ہیگل کا قول ہے کہ

"جس مہذب قوم کا فلسفہ نہیں ہوتا اس کی مثال ایک عبادت گاہ کی سی ہے جو ہر قسم کی زیب و زینت سے آراستہ ہے مگر جس میں "قدس الاقداس" ہی کا وجود نہیں"

ڈاکٹر صاحب کے مقالات پڑھ کر آپ نہ صرف اپنے فلسفہ سے باخبر ہو جائیں گے بلکہ اپنے آپ کو روحانیت کے حصنِ حصین میں محفوظ پائیں گے۔ مقالات کے چند بڑے بڑے سرنامے ملاحظہ فرمایئے قرآن اور فلسفہ، فلسفہ کیا ہے؟ ہم فلسفہ کیوں پڑھیں، فلسفہ کی دشواریاں۔ قیمت عہ، مجلد ۱۲؍



© rasailojaraid.com